سفید بالوں کو کالا کرنے کی حرمت
کے بارے میں عیب کو مٹانا

حک العیب فی حرمۃ تسوید الشیب

۱۳۰۷ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

حك العیب فی حرمة تسوید الشیب

۱۳۰۷ھ

(سفید بالوں کو کالا کرنے کی حُرمت کے بارے میں عیب کو مٹانا)

مسئلہ ۲۰۰: از شہر کہنہ مرسلہ محمد شفیع علی خان صاحب ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہوجائیں جائز ہے یا نہیں اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان فرماؤ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب: وسمہ نیل حنا ملا کر لگانا جائز ہے بلا کراہت۔

فی الدرالمختار ملخصا یستحب للرجل خضاب شعرہ ولحیتہ ولو فی غیر حرب فی الاصح، ویکرہ بالسواد وقیل لا مجمع الفتاوٰی[1]، وفی ردالمحتار ورد ان ابابکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

درمختار میں مختصر طور پر مذکور ہے کہ مرد کے لئے اپنے بالوں اور داڑھی کو خضاب کرنا (یعنی رنگین کرنا) اگرچہ صحیح قول کے مطابق جہاد کے بغیر مستحب ہے البتہ سیاہ کرنا مکروہ ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکروہ نہیں ہے، مجمع الفتاوٰی اور فتاوٰی شامی میں ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق

---

[1] درمختار کتاب الکراہیۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۳

خضب بالحناء والکتم اھ۔ واللہ سبحٰنہ تعالٰی اعلم۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مہندی اور وسمہ سے خضاب کیا (یعنی ان سے بالوں کو رنگدار بنایا) اھ۔ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔ (ت)

محمد یعقوب علی خاں

الجواب

صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالتِ جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ ناطق۔

فاقول وباللہ التوفیق (پس میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ ت):

حدیث اول: احمد ومسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا:

غیروا ھذا الشیئ واجتنبوا السواد[2]

اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔

حدیث دوم: امام احمد اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

غیروا الشیب ولا تقربوا السواد[3]

پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

حدیث سوم: امام احمد و ابوداؤد ونسائی وابن حبان وحاکم بافادہ تصحیح اور ضیاء مختارہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یکون قوم فی اٰخرالزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ[4]

آخر زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔

جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ و نیلگوں ہوتے ہیں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

[1] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۷۱

[2] صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب استحباب خضاب الشیب بصفرۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۹۹

[3] مسند امام احمد بن حنبل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۲۴۷

[4] " " " " " عن عبداللہ ابن عباس " " " ۱/۲۷۳

ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔

حدیث چہارم: ابن سعد عامر رحمہ اللہ تعالٰی سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی لاینظر الٰی من یخضب بالسواد یوم القیٰمۃ[1] — جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالٰی روزِ قیامت اس کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔

حدیث پنجم: ابن عدی کامل میں اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی یبغض الشیخ الغربیب[2] — بیشک اللہ تعالٰی دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوّے کو۔

تعلیقات علامہ حفنی میں ہے:

الغربیب ای الذی یسود شیبہ[3] — الغربیب وہ ہوتا ہے جو بڑھاپے (کے روپ) کو بدل ڈالے۔ (ت)

عزیزی میں ہے:

الغربیب الذی لایشیب او الذی یسود شیبہ بالخضاب[4] — الغربیب وہ ہوتا ہے جو بوڑھا نہ دکھائی دے یا وہ جو اپنے بڑھاپے (کی علامت) یعنی سفید بالوں کو خضاب سے سیاہ کردے۔

حدیث ششم: طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

الصفرۃ خضاب المومن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر[5] — زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سُرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا۔

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن سعد رضی اللہ عنہ حدیث ۱۷۳۳۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۶۷۱

[2] الفردوس بماثور الخطاب عن ابی ہریرہ حدیث ۵۶۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۱۵۳

[3] تعلیقات علامہ حفنی علی ہامش السراج المنیر تحت حدیث ان اللہ یبغض الخ مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ ۱/۳۷۹

[4] السراج المنیر تحت حدیث ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب " " " ۱/۳۷۹

[5] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ باب الصفرۃ خضاب المومن الخ دار الفکر بیروت ۳/۵۲۶

حدیث ہفتم: عقیلی وابن حبان وابن عساکر انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام[1]

سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

علامہ محمد حفنی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

خلع الشیب ای ازالہ وسترہ بلون خضبہ بالسواد فی غیر جہاد[2]

خلع الشیب کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے بڑھاپے کو زائل کیا اور اسے بغیر جہاد کے سیاہ خضاب لگا کر چھپایا۔ (ت)

علامہ مناوی پھر علامہ عزیزی اس حدیث پر تفریع کرتے ہیں:

فنتفہ مکروہ وصبغہ بالسواد لغیر الجہاد حرام[3]

یعنی پس سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے اور سیاہ خضاب غیر جہاد میں حرام۔ (ت)

حدیث ہشتم: حاکم کتاب الکنی والالقاب میں بسند حسن ام سلیم رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی حضور پرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا مالم یغیرھا[4]

جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اُسے بدل نہ ڈالے (ت)

حدیث نہم: دیلمی وابن النجار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول من خضب بالحناء والکتم ابراھیم و اول من اختضب بالسواد فرعون[5]

سب میں پہلے حنا وکتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہیں اور سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

---

[1] الضعفاء الکبیر للعقیلی ترجمہ ۱۹۲۳ الولید بن موسٰی الدمشقی دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۲۶
[2] تعلیقات الحفنی علٰی ہامش السراج المنیر تحت حدیث الشیب نور من خلع الخ المطبعۃ الازہریہ مصر ۲/ ۳۵۲
[3] السراج المنیر شرح الجامع الصغیر " " " " " " " ۲/ ۳۵۲
[4] کنز العمال بحوالہ الحاکم فی الکنٰی حدیث ۱۷۳۳۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۶۸۱
[5] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۴۷ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۲۹-۳۰

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں :

فلذلك كان الاول مندوبا والثانی محرما الا للجهاد[1] — یعنی اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

حدیث دہم : طبرانی معجم کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من خضب بالسواد سوّد الله وجهه يوم القيمة[2] — جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالٰی روزِ قیامت اس کا مُنہ کالا کرے گا۔

حدیث یازدہم : نیز معجم کبیر طبرانی میں بسندِ حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من مثّل بالشعر فليس له عند الله خلاق[3] — جو بالوں کی ہیأت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

علماء فرماتے ہیں ہیأت بگاڑنا کہ داڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔ تیسیر میں ہے :

ای صیرہ مثلۃ بالضم بان نتفه او حلقه من الخد او غیرہ بالسواد[4] — یعنی بالوں کا مُثلہ کرے، لفظ مُثلہ حرف میم کی پیش کے ساتھ ہے (مفہوم یہ ہے کہ بالوں کی شکل و رنگت کو بدل ڈالے) بالوں کی ہیئت بگاڑنا یہ ہے کہ سفید بال اکھاڑے جائیں یا انھیں رخساروں سے مونڈ دیا جائے یا انھیں سفید نہ رہنے دے اور سیاہ کر ڈالے۔ (ت)

حدیث دوازدہم تا پانزدہم : ابویعلٰی مسند اور طبرانی معجم کبیر میں واثلہ بن اسقع اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک و عبداللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں :

شر کھولکم من تشبہ — تمھارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث اول من خضب بالحناء الخ مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۱/۳۹۲

[2] مجمع الزوائد کتاب اللباس باب ماجاء فی الشیب والخضاب الخ دار الکتاب العربی بیروت ۵/۱۶۳

کنز العمال بحوالہ طبرانی کبیر حدیث ۱۷۳۳۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۶۷۱

[3] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۹۷۷ مکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/۴۱

[4] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث من مثل بالشعر الخ مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۲/۴۴۳

بشبابکم[1] — جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

الخضاب بالسواد منھی عنہ لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم و شر شیوخکم من تشبہ بشبابکم[2]

بالوں کو سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو بوڑھوں جیسی شکل و صورت بنائیں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کی سی شکل وصورت اختیار کریں۔ (ت)

حدیث شانزدہم: ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد[3]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

افسوس کہ ذرا سے نفسانی شوق کے لئے آدمی ایسی سختیوں کو گوارا کرے۔ محیط میں ہے:

الخضاب بالسواد قال عامۃ المشائخ انہ مکروہ[4]

عام مشائخ نے فرمایا ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ (ت)

ذخیرہ میں ہے:

علیہ عامۃ المشائخ[5]

اسی پر عام مشائخ ہیں (ت)

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۲۰۲ مکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/۸۳
مسند ابو یعلٰی ترجمہ واثلہ بن الاسقع مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/۴۷۹
شعب الایمان حدیث ۶۴۰۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/۱۶۸
الکامل لابن عدی ترجمہ الحسن بن ابی جعفر دار الفکر بیروت ۲/۷۲۱

[2] احیاء العلوم کتاب اسرار الطہارۃ فصل فی اللحیۃ عشر خصال الخ نولکشور لکھنؤ ۱/۱۰۳

[3] الطبقات الکبرٰی لابن سعد

[4] رد المحتار بحوالہ المحیط مسائل شتی دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۴۸۲

[5] رد المحتار بحوالہ الذخیرہ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۷۱

درمختار میں ہے :

یکرہ بالسواد و قیل لا[1]

سیاہ خضاب کا استعمال مکروہ ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ مکروہ نہیں ہے۔ (ت)

ان تینوں عبارتوں کا یہی حاصل کہ عامۂ مشائخ کرام وجمہور ائمۂ اعلام کے نزدیک سیاہ خضاب منع ہے، علماء جب کراہت بولتے ہیں اس سے کراہتِ تحریم مراد لیتے ہیں جس کا مرتکب گنہگار و مستحق عذاب ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ علامہ سید حموی پھر علامہ سید طحطاوی پھر علامہ سید شامی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

هذا فی حق غیر الغزاة و لا یحرم فی حقهم للارهاب[2]

یعنی سیاہ خضاب کا حرام ہونا غیر غازی کے حق میں ہے غازیوں کے لئے حرام نہیں۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :

پیری نور الٰہی ست و تغییر نور الٰہی بظلمت مکروہ، و وعید در باب خضاب سیاہ شدید آمدہ[3] اھ ملخصاً۔

بالوں کی سفیدی اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور خدا تعالیٰ کے نور کو سیاہی سے بدل دینا شرعاً مکروہ ہے اور سیاہ خضاب کے استعمال کرنے والوں کیلئے سخت وعید ہے اھ ملخصاً۔ (ت)

اُسی میں ہے :

خضاب بسواد حرام ست و صحابہ و غیرہم خضاب سرخ می کردند و گاہے زرد نیز[4] اھ ملخصاً

سیاہ خضاب کا استعمال حرام ہے، صحابہ کرام اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سرخ خضاب کیا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی۔ اھ ملخصاً (ت)

بالجملہ یہی قول مختار و منصور و مذہب جمہور ثابت بارشاد حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور شک نہیں کہ احادیث و روایات میں مطلقاً سیاہ رنگ سے ممانعت فرمائی تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرا نیل یا مہندی کا میل یا کوئی تیل، غرض کچھ ہو سب ناجائز و حرام اور ان وعیدوں میں داخل ہے، حدیث و فقہ میں اگر صرف نیل خالص کی ممانعت اور باقی سیاہ خضابوں کی اجازت ہوتی

---

[1] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۵۳

[2] ردالمحتار مسائل شتی دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۴۸۲

[3] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب اللباس باب الترجل مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۵۷۰

[4] " " " " " " " " ۳/۵۶۹

توبیشک مہندی کی آمیزش کام دیتی اب کہ مطلقاً سیاہ رنگ کو حرام فرمایا تو جب تک اس قدر مہندی نہ ملے جو نیل پر غالب آجائے اور اس کی سیاہی کو دُور کردے کیا کام دے سکتی ہے کہ وجہ حرمت یعنی بالوں کی ظلمت اب بھی باقی، اور وہ جو حدیث میں وارد کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ حنا و کتم سے خضاب فرماتے ہرگز مفید نہیں کہ بتصریح علماء وہ خضاب سیاہ رنگ نہ دیتا تھا بلکہ سُرخی لاتا جس میں سیاہی کی جھلک ہوتی، سُرخ رنگ کا قاعدہ ہے جب نہایت قوت کو پہنچتا ہے ایک شان سیاہی کی دیتا ہے ایسا خضاب بلاشبہہ جائز بلکہ محمود جس کی تعریف صحیح حدیث میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے منقول رواہ احمد والاربعۃ وابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ (امام احمد اور دیگر چار محدثین اور ابن حبان نے اس کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ت)

شیخ محقق نوراللہ مرقدہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

بصحت رسیدہ است کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ خضاب می کرد بحنا و کتم کہ نام گیا ہے ست لیکن رنگ آں سیاہ نیست بلکہ سُرخ مائل بسیاہی ست۔

صحیح طور پر یہ بات ہم تک پہنچی کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب استعمال کیا، کتم ایک گھاس کا نام ہے جس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے۔(ت)

اسی کے قریب علامہ قاری نے جمع الوسائل شرح شمائل شریف ترمذی اور امام احمد قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری شریف میں تصریح فرمائی اور قول راجح و تفسیر جمہور پر کتم نیل کا نام بھی نہیں بلکہ وہ ایک اور پتی ہے کہ رنگ میں سُرخی رکھتی ہے شکل میں برگ زیتون سے مشابہ ہوتی ہے جسے لوگ حنا یا نیل سے ملاکر خضاب بناتے ہیں۔

---

[۱] سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی الخضاب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۲
جامع الترمذی ابواب اللباس باب ماجاء فی الخضاب امین کمپنی دہلی ۱/۲۰۹
سنن النسائی کتاب الزینۃ الخضاب بالحناء والکتم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۲۷۷
مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۴۷، ۱۵۰، ۱۵۴
موارد الظمآن کتاب اللباس باب تغیر الشیب المطبعۃ السلفیۃ ص ۳۵۵
[۲] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب اللباس باب الترجل مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۵۰۰

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں :

الکتم بفتح الکاف والمثناۃ الفوقیۃ نبت یشبہ ورق الزیتون یخلط بالوسمۃ ویختضب بہ[1]

کَتَم چھوٹے کاف اور تاء کی زبر کے ساتھ بننے والا یہ لفظ ایک قسم کی گھاس کا نام ہے جو زیتون کے پتوں سے مشابہت رکھتی ہے جس کو وسمہ میں ملا کر خضاب کیا جاتا ہے۔ (ت)

اُسی میں ہے :

الکتم بفتحتین نبت فیہ حمرۃ یخلط بالحناء او الوسمۃ فیختضب بہ[2]

کتم کے پہلے دو حروف پر زبر استعمال ہوتی ہے یہ ایک قسم کی گھاس ہے جس کی رنگت سُرخ ہوتی ہے اس کو مہندی یا وسمہ میں ملا کر خضاب کیا جاتا ہے۔ (ت)

ابھی شرح مشکوۃ سے گزرا کہ رنگ آں سیاہ نیست[3] الخ (اس کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا۔ ت)

اقول بلکہ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ خود حدیثوں سے ثابت کرسکتا ہے کہ حنا و کتم کے خضاب کا رنگ سُرخ ہوتا تھا، صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمان بن عبداللہ بن موہب سے مروی،

قال دخلت علی ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا فاخرجت شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مخضوبا (زاد الاخیران) بالحناء والکتم۔[4]

یعنی میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو اُن کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

انھیں عثمان بن عبداللہ سے انھیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی :

ان ام سلمۃ ارتہ شعر النبی صلی اللہ

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انھیں نبی صلی اللہ

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان احسن ما غیرتم بہ الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/۳۰۹

[2] " " " حدیث اول من خضب بالحناء والکتم الخ " " " ۱/۳۹۲

[3] اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ کتاب اللباس باب الترجل مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۵۷۰

[4] صحیح البخاری کتاب اللباس باب ما یذکر فی الشیب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۷۵

تعالٰی علیہ وسلم احمر[1] — تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔

ثابت ہوا کہ حنا وکتم نے سرخ رنگ دیا بلکہ اسی حدیث میں امام احمد رحمہ اللہ تعالٰی کی دوسری روایت یوں ہے:

شعرا احمر مخضوبا بالحناء والکتم[2] — یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا وکتم کا خضاب تھا۔

تو واضح ہوا کہ کتم اگرچہ کسی شیئ کا نام ہو مگر روایت مذکورہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت سیاہ خضاب کا گمان کرنا یا اس شئے پر نیل اور حنا ملے ہوئے کو مطلقاً جائز سمجھ لینا محض غلط ہے افسوس کہ ہمارے زمانہ کے بعض صاحبوں نے خضاب وسمہ وحنا کی روایات تو دیکھیں اور ان کا مطلب اصلاً نہ سمجھا اول تو وسمہ نیل ہی کو نہیں کہتے بلکہ ایک اور پتی ہے کہ حنا میں مل کر اس کی سرخی تیز کردیتی ہے ورنہ خالص حنا کی سرخی گہری نہیں ہوتی۔ قاموس و تاج العروس میں ہے:

الوسمۃ ورق النیل اونبات اٰخر یخضب بورقہ[3] — وسمہ گھاس نیل والی نباتات ہے اس کے پتے خضاب کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں (ت)

مغرب میں اسی معنٰی پر جزم کیا اور وسمہ بمعنی نیل کو قول ضعیف کہا،

حیث قال الوسمۃ شجرۃ ورقہا خضاب وقیل یجفف ویطحن ثم یخلط بالحناء فیقنأ لونہ والا کان اخضر[4] — وسمہ کو نیل کہنا ضعیف قول ہے معتمد یہ ہے کہ عرب کی زبان میں وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہوجاتی ہے ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے انتہی۔

یوں تو بحمد اللہ روایات میں نیل والوں کے لئے اصلاً پتا نہیں اور اگر قاموس کی طرح دونوں معنی مساوی رکھے جائیں جب بھی نیل والوں کا استدلال باطل کہ قطعاً محتمل کہ وہ پتی مراد ہو جو حنا کی سرخی تیز کرتی

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب مایذکر فی الشیب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۷۵

[2] مسند امام احمد بن حنبل عن عثمان بن عبداللہ دارالفکر بیروت ۶/۲۹۶

[3] تاج العروس فصل الواو من باب المیم داراحیاء التراث العربی بیروت ۹/۹۳

[4] المغرب

ہے اور بالفرض ان کی خاطر مان ہی لیجئے کہ وسمہ سے نیل مراد تو حاشا وہ روایتیں یہ نہیں کہتیں کہ پہلے مہندی کا خضاب کیجئے جس سے بال خود بخود صاف ہوجائیں اس پر وسمہ چڑھایئے کہ ظلمتیں اپنا پورا عمل دکھائیں نہ یہ کہ برائے نام نیل میں کچھ پتیاں مہندی کی ڈال کر خلط کا حیلہ کیجئے اور روسیاہی کا کامل لطف حاصل کیجئے بلکہ یہ مقصود کہ وسمہ میں اتنی حنا ملے کہ اس پر غالب آکر رنگ میں سیاہی نہ آنے دے بلکہ یہ مراد کہ اصل خضاب حنا کا ہو اور اس میں کچھ پتیاں نیل کی شریک کرلی جائیں جس سے اس کی سرخی میں ایک گونہ پختگی آجائے اس کی نظیر بعینہ یہ ہے کہ شراب میں نمک ملانے کو علماء نے باعث تخلیل وتحلیل فرمایا ہے کہ جب سرکہ ہوگئی حقیقت بدل گئی حلت آگئی کہ اب وُہ شراب ہی نہ رہی' ان روایات کو دیکھ کر کوئی صاحب پہلے نمک کھا کر اوپر سے شراب پی لیں یا گھڑے بھر شراب میں ایک کنکری نمک ڈال کر چڑھا جائیں کہ ہم تو نمک ملا کر پیتے ہیں، مقصود یہ تھا کہ نمک اُس کا جوش بٹھا دے ترش کرکے سرکہ بنا دے ایسے حیلے شرع مطہر میں کیا کام دے سکتے ہیں، الحاصل مدار کار رنگ پر ہے، بالفرض اگر خالص مہندی سیاہ رنگت لاتی وہ بھی حرام ہوتی اور خالص نیل زرد یا سرخ رنگ دیتا وہ بھی جائز ہوتا' یوں ہی نیل اور مہندی کا میل یا کوئی بلا ہو جو کچھ سیاہ رنگ لائے سب حرام ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ احکم۔

رسالہ

حك الغيب في حرمة تسويد الشيب

ختم ہوا